Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۴ شوال ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۶ ظہور ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۶ اگست ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۸۶

ارشاداتِ عالیہ

اللہ سے معاملہ صاف نہ ہو تو چالاکیاں غضب کو بھڑکاتی ہیں

ریاکاری اور ظاہرداری سے کچھ نہیں بنتا اللہ تعالیٰ سچی تبدیلی چاہتا ہے

"اللہ تعالیٰ کی نظر تو دل پر ہے اور وہ دل کے مخفی در مخفی خیالات تک کو جانتا ہے۔ پس جب تک انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف نہیں آتا۔ ریاکاری اور ظاہرداری سے کچھ نہیں بنتا۔ خدا تعالیٰ سچی تبدیلی چاہتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ابھی وہ پیدا نہیں ہوئی جب لوگ تبدیلی کریں گے۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کچھ بھی حصہ لوگوں کا درست ہو جاوے گا تو اللہ تعالیٰ رحم کریگا۔ یہ تو اور بھی چالاکی ہے کہ لوگوں کے سامنے نیک بنتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بڑا متقی اور خدا ترس ظاہر کرتے ہیں۔ اور اندرونی طور پر بڑی خرابیاں ان میں موجود ہوتی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کے ظاہری بحث و مباحثہ میں ہزاروں مذہب پیدا ہو گئے ہیں مگر خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اس کے ساتھ معاملہ کیسا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے معاملہ صاف نہ ہو تو یہ چالاکیاں اور بھی اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتی ہیں چاہیئے تو یہ کہ انسان خدا کے ساتھ معاملہ صاف کرے اور پوری فرمانبرداری اور اخلاص کے ساتھ اسی کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کے بندوں کو بھی کسی قسم کی اذیت نہ دے۔ ایک شخص گیروی کپڑے پہن کر یا سبز لباس کر کے فقیر بن سکتا ہے اور دنیادار اس کو فقیر بھی سمجھ لیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے اور وہ کیا کر رہا ہے پس ... اصل اور صحیح علاج یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اس کی حدبندیوں کو نہ توڑے۔ اور اسکی مخلوق کے ساتھ رحم کرے بدمعاملگی نہ کرے۔ یہ سب کام اخلاص کے ساتھ کرے دکھانے کی نیت سے نہ کرے۔ اگر اس قسم کی تبدیلی کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رحم کے ساتھ اس پر نظر کرے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۳۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ ظہور/اگست۔ لندن سے آمدہ ۸ اگست ۱۹۸۰ء کی پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام بنام امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ہر شر اور مشکل سے پناہ دے۔ ہر قدم پر نت نئی فتوحات اور کامیابیوں کی نوید سنائے۔ اور اہل غرب کو رجوع حق کی توفیق دے آمین

۔۰ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت سر کی چوٹ کے بعد سے بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ سر میں درد رہتا ہے۔ بلڈ پریشر زیادہ ہے اور کمزوری ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

۔۰ میرا بیٹا عزیز منور احمد گلاسگو سکاٹ لینڈ میں تجارت کرتا ہے۔ اسے آج کل دکان کے بارے میں بہت پریشانی لاحق ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رزق حلال کے وسائل پیدا فرمائے اور شہر کے موزوں حصہ میں دکان مل جائے۔

۲۔ میرا دوسرا بیٹا عزیز جاوید حسن لیڈز میں سخت بیمار ہے۔ معدہ میں گیس کی شدید تکلیف ہے باوجود بہترین علاج کے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ میرے دونوں بیٹوں کے لئے دعا فرمائیں ممنون ہونگی

رشیدہ بیگم اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم ربوہ

۔۰ عزیز محمد انور ہاشمی صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر آجکل بعض محکمانہ پریشانیوں میں مبتلا ہے اور بہت پریشان ہے۔ نیز اس کی اہلیہ محترمہ شمیم صاحبہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کے لئے دعا فرمائیں۔

مختار احمد ہاشمی ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبہ کے پیش نظر جہاں حضور نے امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ وہ پاس ہو یا فیل) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط حضور کو اطلاع دے گا وہاں حضور نے ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ انکی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ شوال ۱۴۰۰ھ

۱۹ ظہور ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت اسوہ کی یاد

ناروے میں مسجد اور مشن کے تاریخی افتتاح کے موقعہ پر جو ارشادات فرمائے گئے ہیں ان میں ایک اہم اور بنیادی بات یہ ارشاد فرمائی ہے کہ مسجد خُدا کا گھر ہے اور دنیا کے ان تمام لوگوں کے لئے کھلا ہے جو کہ خدائے واحد کی پرستش کے لئے اس میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ ارشاد گرامی حضرت بانئ اسلام خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اس عظیم اور بابرکت اسوہ کی یاد دلاتا ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آنے والے بعض غیر مسلموں کو مسجد نبوی میں خدائے واحد کی عبادت کرنے کی اجازت دی اور ان لوگوں نے اس مسجد میں اپنے طور و طریق اور رسوم و رواج کے مطابق عبادت کی۔

اللہ تعالیٰ جلشانہٗ کی ذات بابرکات کسی بھی بندے کے طریق کی محتاج نہیں۔ کوئی انسان رکوع و سجود کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا۔ وہ بے عیب اور صفت و کمال سے معمور ذات کسی انسان کی عبادت کی محتاج نہیں ہے۔ یہی وہ روح اور فلسفہ ہے جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کا ساری دنیا میں یہ مؤقف ہے کہ اس کی مساجد دنیا بھر کے توحید پرستوں کے لئے خالی ہیں۔ ان مساجد میں شرک اور وحدانیت کے خلاف کسی بات کا پرچار نہیں ہو سکتا۔ اس یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مساجد سے توحید پرستوں کو روکنا اللہ تعالیٰ کی عبادت پر اجارہ داری حاصل کرنیکا دعویٰ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نکتہ کو قرآن حکیم میں بھی واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (البقرہ : ۱۱۵)

ترجمہ:۔ اور اس (شخص) سے بڑھ کر کون ظالم (ہو سکتا) ہے جس نے اللہ کی مساجد سے (لوگوں کو) روکا کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو گیا۔ ان (لوگوں) کے لئے مناسب نہ تھا کہ ان (مساجد) کے اندر داخل ہوتے مگر خدا سے ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور آخرت میں (بھی) ان کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی دنیا بھر کے چپے چپے پر سینکڑوں مساجد قائم ہیں۔ ان مساجد میں کبھی اہل توحید کے لئے کوئی امتیاز نہیں برتا گیا۔ اللہ واحد کا نام لینے والا چاہے مسلمانوں کے کسی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ چاہے مسلمان بھی نہ ہو اور خدائے واحد کی پرستش کا دعوے دار ہو اور اپنے طریق عبادت پر اصرار کرتا ہو۔ احمدیوں کی مساجد کے دروازے ان پر ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

تیری ذات ارفع ہے اے خُدا

تیری ذات وجہِ کمال ہے تو ہی نورِ حُسن و جمال ہے
تیری ذات عمدہ نوال ہے تو ہی کائنات کا ہے خُدا
تیری ذات ارفع ہے اے خدا
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا

تیری بے شمار ہیں رحمتیں تیری بے حساب ہیں نعمتیں
تیری لاجواب ہیں بخششیں ہو کرم کی ہم پہ بھی اک نگاہ
تیری ذات ارفع ہے اے خدا
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا

مَیں ہوں غمزدہ تو علیم ہے مجھے احتیاجِ عظیم ہے
تو رحیم ہے تو کریم ہے مجھے ہر گھڑی تیرا آسرا
تیری ذات ارفع ہے اے خدا
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا

تو وہی خُدائے مسیح ہے کہ کلام جس کا فصیح ہے
یہی تیرا حسن صبیح ہے یہی تیرا مصحفِ باصفا
تیری ذات ارفع ہے اے خدا
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا

(ایم شفیع خاں آشفتہ۔ لاہور)

حضورؐ ختمِ رسُولاں ہیں دو جہاں کے لئے

حضورؐ رحمتِ رحماں ہیں دو جہاں کے لئے
حضورؐ مہرِ درخشاں ہیں دو جہاں کے لئے
حضورؐ موجبِ تخلیقِ بزمِ ہستی ہیں
حضورؐ پیکرِ احساں ہیں دو جہاں کے لئے
حضورؐ ہادئ انساں و ماحئ شرّ ہیں
ہر ایک درد کا درماں ہیں دو جہاں کے لئے
شفیعِ روزِ قیامت فقط ہے آپؐ کی ذات
حضورؐ سَروَر و سُلطاں ہیں دو جہاں کے لئے
صفاتِ باری کا اک پیکرِ حسین ہیں آپؐ
حضورؐ مظہرِ یزداں ہیں دو جہاں کے لئے
حضورؐ بندۂ کامل ہیں، لاجرم لیکن
خُدا کے نائبِ ذی شاں ہیں دو جہاں کے لئے
یہ مہر و مہ تو زمیں کے لئے بنے ہیں فقط
حضورؐ نیّرِ تاباں ہیں دو جہاں کے لئے
کئے حضورؐ نے کامل مکارمَ الاَخلاق
حضورؐ خُلق کا گُستاں ہیں دو جہاں کے لئے
اَنیس درد نصیبوں کے بیکسوں کے حصار
حضورؐ خیر کے خواہاں ہیں دو جہاں کے لئے
حضورؐ ہی تو وسیلہ ہیں خَلق و خالق میں
ھُدیٰ و نُور کا ساماں ہیں دو جہاں کے لئے
اندھیرے آپؐ سے شرک و دُوئی کے دُور ہوئے
حضورؐ شمعِ فروزاں ہیں دو جہاں کے لئے

یہی ہمارا ہے ایماں بجان و دل صدیق
حضورؐ ختمِ رسُولاں ہیں دو جہاں کے لئے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سرورِ کائنات کی سیرتِ مقدسہ کے بعض درخشاں پہلو

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ و ملائشیا)

حضرت سرورِ کائنات خاتم النبیینؐ رحمتِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ اور زندگی کا ہر لمحہ پوری انسانی دنیا کے لئے ہر اعتبار سے مکمل رہبر اور رہنما ہے۔ آج کی دنیا جو سائنسی علمی اور تمدنی ترقی کے باوجود اخلاق و تہذیب سے محروم اور بیگانہ نظر آتی ہے۔ اس محسنِ انسانیت کے اسوۂ حسنہ کو مشعلِ راہ حیات بنا کر کامیابی سے آگے بڑھ سکتی ہے اور دنیا کا ہر انسان روحانی اور جسمانی ہر دو لحاظ سے نہایت کامیاب اور مطمئن زندگی گذار سکتا ہے۔ ذیل میں حضورؐ کی پاکیزہ سیرت اور اسوۂ حسنہ کی چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

مہمان نوازی:۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی مہمان نواز تھے۔ اور مہمان نوازی میں آپؐ نے کبھی کسی دوست دشمن میں امتیاز نہ فرمایا تھا۔ ایک مرتبہ ایک غیر مسلم آکر حضورؐ کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ آپ نے بکری کے دودھ سے اس کی تواضع فرمائی۔ وہ یہودی آمادہ شرارت رہا اور اپنی زبان و حرکات سے بار بار دشمنی کا اظہار کرتا رہا مگر آپؐ نے پھر بھی اس کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور روایت میں آتا ہے کہ سات بکریوں کا دودھ دوھ کر حضورؐ نے اسے پلایا۔

ایک اور موقعہ پر ایک اور یہودی آپ کے ہاں مہمان ہوا۔ اس نے رات کو خوب کھانا کھایا اور شاید ضرورت سے بہت زیادہ کھا جانے کی وجہ سے رات کے آخری حصہ میں وہیں غلاظت کردی جس کے بعد علی الصبح فرار ہوگیا لیکن جلدی میں تلوار بھول گیا۔ جب اپنی تلوار لینے واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفسِ نفیس اس غلاظت کو صاف فرما رہے ہیں۔ جس پر نہ صرف وہ شرمندہ ہوا بلکہ حضور کے اخلاقِ عالیہ سے بہت متاثر ہوا۔

ایک مرتبہ ایک اجنبی شخص دربارِ اقدس میں حاضر ہوتے ہی حضورؐ کو دیکھ کر حضورؐ کے رعب اور ہیبت سے لرز گیا۔ اور کانپنے لگا۔ حضورؐ نے نہایت شفقت سے اسے تسلی دی اور فرمایا

"ڈرتے کیوں ہو میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو قریش کی ایک ایسی عام عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی"

حضور کا ایفائے عہد

ایک مرتبہ حضرت ابو رافعؓ اپنے کفر کے زمانہ میں قریش کے سفیر بن کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھتے ہی ان کا دل روشن ہوگیا اور انہیں آپ کی صداقت پر یقین ہوگیا۔ کفر و ظلمت کے بادل ان کے سر سے چھٹ گئے اور رحمتِ دو عالمؐ کی محبت کی بارش نے انہیں سیراب کردیا۔ اس پر انہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "یا رسول اللہ میں اب کافروں کے پاس واپس نہیں جاؤں گا۔" اس پر حضورؐ نے فرمایا "نہیں تمہیں واپس جانا ہوگا۔ میں نہ عہد شکنی کرسکتا ہوں نہ قاصدوں کو اپنے پاس روک سکتا ہوں۔ تم اب لوٹ کر مکہ معظمہ چلے جاؤ۔ اگر وہاں پہنچ کر بھی تمہارے دل پر یہی کیفیت طاری رہی اور تم حق کے گرویدہ رہے تو پھر تم از خود میرے پاس مدینہ منورہ چلے آنا۔" چنانچہ حضرت ابو رافعؓ اس وقت تو مکہ معظمہ لوٹ گئے۔ مگر وہاں جاکر فوراً ہی مدینہ منورہ چلے آئے۔ اور اسلام قبول کرلیا۔

اسی طرح ایک صحابی حضرت عبداللہ بن ابو حمساؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں ایک جگہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ملا اور حضور کو ٹھہرا کر کچھ سوال کرنے شروع کردیئے۔ کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد میں حضور سے یہ عرض کرکے وہاں سے چلا گیا کہ میں کچھ دیر کے بعد لوٹ یہیں ہونگا۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا میں یہیں انتظار کرتا ہوں۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں کہ وہاں سے جانے کے بعد مجھے یاد نہ رہا کہ میں حضورؐ سے ایسا وعدہ کرکے آیا ہوں اور دیگر کاموں میں مصروف ہوگیا۔ تین روز بعد جب اتفاقاً میرا پھر وہاں سے گذر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضورؐ حسب وعدہ میرے لئے اسی جگہ سراپا انتظار بنے تشریف رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے مجھے دیکھ کر کسی خفگی کا اظہار تک نہ فرمایا۔ بلکہ صرف اتنا فرمایا کہ میں تو حسب وعدہ تین روز سے اسی جگہ تمہارے انتظار میں ہوں۔

مسجدِ قبا کی تعمیر

ہمارے اس کرۂ ارضی پر اسلام کی سب سے پہلی مسجد اور سب سے پہلا خانۂ خدا تعمیر کیا جارہا تھا اس کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بڑا جوش و خروش پایا جاتا تھا ہر شخص اس خوشی سے مسرت رو بے خود تھا اور مسجد کی جلد سے جلد تکمیل کے لئے کام میں لگا ہوا تھا۔ جناب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود اپنے غلاموں کے ساتھ اس مقدس کام میں شریک تھے۔ وہ صرف حکم ہی نہیں دے رہے تھے اور نگران ہی نہیں تھے بلکہ عملی زندگی کا ایک لائقِ تقلید نمونہ بھی پیش فرما رہے تھے۔ یعنی حضورؐ بھی اپنے صحابہؓ کے ہمراہ دور دور سے بھاری پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ جب بھاری پتھر اٹھاتے وقت حضورؐ کا جسمِ مبارک خم ہوجاتا تو جاں نثارانِ رسولؐ تڑپ اٹھتے۔ اور دوڑ کر سرکارِ دو عالمؐ کی خدمت میں عرض کرتے کہ حضورؐ آپ تکلیف نہ فرمائیں۔ یہ پتھر ہمیں دے دیں ہم خود موقع پر لے جائیں گے۔ مگر سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نہ دیتے۔ اس پر حضورؐ کے خدام پھر عرض کرتے "ہمارے ماں باپ آپ پر قربان آپؐ ایسی زحمت نہ فرمائیں حضورؐ کے خدام تو ایسے کاموں کے لئے موجود ہیں" لیکن حضورؐ ان کی درخواست قبول نہ فرماتے اور فوراً ایک دوسرا پتھر اٹھا کر لے آتے۔

سبحان اللہ وصلی اللہ علیٰ خیرِ خلقہٖ۔ کیا عجب نظارہ ہے۔ خدا کے پیارے بندے اپنے عزیز تر اور محبوب ترین آقا کے ساتھ مل کر اس دھرتی پر خدائے واحد کا سب سے پہلا گھر تعمیر کررہے ہیں۔ خود ہی بنانے والے اور خود ہی بنوانے والے ہیں۔ خود ہی معمار ہیں اور خود ہی مزدور بھی ہیں۔ سب شانہ بشانہ مل کر کام کررہے ہیں۔ تاکہ جلد سے جلد یہ خانۂ خدا تکمیل کو پہنچ جائے اور اس سے خدائے واحد قدوس کا نام پانچ وقت بلند ہونا شروع ہو جائے

ایک شدید دشمن سے سلوک

جنگ بدر کے اسیروں میں سہیل بن عمر ایک بڑا بد زبان شخص بھی شامل تھا۔ وہ سرکار دو عالم حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت گندی تقریریں اور بُرے قصیدے پڑھا کرتا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو مشتعل ہوگئے اور فوراً حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا "حضورؐ! اس بدتمیز شخص کے اگلے دونوں دانت نکلوا دینے چاہئیں تاکہ آئندہ یہ حضورؐ کے خلاف بدزبانی نہ کرسکے۔" اس پر رحمۃ للعالمینؐ نے جو جواب دیا۔ وہ واقعی حضورؐ کے نبیٔ رحمت و شفقت ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر میں اس شخص کا چہرہ بگاڑوں گا تو اللہ تعالیٰ میرا چہرہ بگاڑ دے گا اگرچہ میں نبی ہوں پھر بھی میں کسی مخلوقِ خدا کا چہرہ نہیں بگاڑ سکتا۔"

حضور نے اپنے اس اسوۂ حسنہ سے یہ ثابت فرمادیا اور مثال قائم کردی کہ دشمن خواہ کتنا ہی شدید دشمن ہو اس سے بدلہ لینے یا نقصان پہنچانے کے جذبہ سے اور دشمنی کی ادائیں پھر کہ ایک مسلمان کو اپنے وقار، اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنانہ شان اور جذبۂ شفقت کو کھو نہیں دینا چاہیئے کہ کسی دشمن انسان کے چہرہ کو بگاڑنا یا اس کا مثلہ وغیرہ کرنا انسانیت کی توہین ہے۔ جس کا ایک مومن کسی حالت میں بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔

دشمنوں پر غلّہ روکنے پر اظہار ناپسندیدگی

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عرب میں مسلمانوں کا ایک حلیف ثمامہ بن اثال نامی غلّہ کا ایک بہت بڑا تاجر تھا۔ اس نے اہل مکہ کی ان شرارتوں کا سدّباب کرنے کے لئے جو وہ اسلام اور حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرتے رہتے تھے۔ یہ طے کیا کہ ان لوگوں کا غلّہ بند کر دیا جائے۔ غلّہ بند ہونے پر یہ لوگ بلبلا اٹھیں گے، اور حضورؐ کی مخالفت سے باز آ جائیں گے۔ چنانچہ جب اس نے اہل مکہؐ کو غلہ بھیجنا بند کر دیا تو اہل مکہ مع سرداران قریش کے واقعی بلبلا اٹھے اور انہوں نے حضرت سرکار دو عالم کے حضور عرض کیا کہ آپ تو بڑے رحمدل ہیں۔ ہمارے اور آپ کے آباؤ و اجداد بھی ایک ہیں۔ ہمیں آپ کی وجہ سے یعنی آپ کے حامیوں کی طرف سے غلّہ بند ہو جانے سے (بڑی) تکلیف ہو رہی ہے۔ ہمیں (امید) ہے کہ آپ یہ کبھی پسند نہیں کریں گے کہ آپ کی قوم کے لوگ بھوک اور قحط سے تباہ ہو جائیں۔ چنانچہ حضورؐ نے ان کی یہ شکایت سنتے ہی ان پر غلّہ روک دینے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فوراً بائیکاٹ بند کر دینے اور اہل مکہؐ کو زیادہ سے زیادہ خوراک پہنچانے کا حکم صادر فرمایا۔ افسوس ہے ان اہل مکہ پر کہ اپنے اس محسن اعظم کے ایسے سلوک کے باوجود بھی فتح مکہؐ تک معاندانہ کارروائیوں سے باز نہ آئے۔

ایک یہودی سردار کی شکایت

غزوۂ خیبر میں اسلامی مجاہدین کی فوج کے بعض نئے رنگروٹ غالباً کچھ بے قابو ہو گئے۔ اور انہوں نے محاصرے کے دوران نئی زندگی شروع کر دی تو یہودیوں کا سردار سرکار دو عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔

"اے محمدؐ کیا تم کو یہ زیبا ہے کہ ہمارے گدھوں کو ذبح کرو اور ہمارے پھل کھا جاؤ۔ اور ہماری عورتوں کو مارو۔"

حضرت سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم یہ سنتے ہی بے چین ہو گئے۔ اور فوراً ہی حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو حکم دیا کہ تمام صحابہؓ اور اہل لشکر کو جمع کیا جائے جب تمام اہل لشکر جمع ہو گئے تو حضور صلّے اللہ علیہ وسلم نے بڑی پُرجوش اور پُر اثر تقریر فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"کیا تم میں سے بعض اشخاص تختِ غرور پر بیٹھے یہ سوچ رہے ہیں کہ اللہ نے سوائے اُن چیزوں کے جو قرآن کریم میں حرام کی گئی ہیں کوئی اور چیز حرام نہیں کی۔"

اور پھر سرکار دو عالمؐ نے فرمایا۔

"جو اوامر اور نواہی کے احکام میں دیتا ہوں۔ وہ بھی قرآن کریم ہی کی طرح ہیں۔ اللہ نے تمہارے لئے یہ جائز نہیں فرمایا کہ تم اہل کتاب کی عورتوں کو مارو پیٹو اور ان کے پھل کھاؤ اور ان کے گدھوں کو ذبح کر کے کھاؤ۔"

رفیقانِ سفر میں امتیاز کیسا

ایک سفر کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے باہمی طور پر فیصلہ کیا کہ کھانے وغیرہ کا انتظام آپس میں مل جل کر کریں گے۔ اور تمام کام باہمی طور پر تقسیم ہو کر انجام پائیں گے چنانچہ ایک جگہ قیام ہوا تو حسب فیصلہ کام تقسیم کئے گئے۔ کسی نے بکری ذبح کر کے بنانا اپنے ذمہ لے لیا۔ کسی نے کہا کہ "میں سالن پکاؤں گا۔ کسی نے روٹی پکانا اپنے ذمہ لے لیا اور کسی نے برتن صاف کرنا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاؤں گا۔" صحابہؓ نے عرض کیا "آپ زحمت نہ فرمائیں آپ کے غلام کام کرنے کے لئے بہت ہیں سب کام ٹھیک ہو جائیں گے۔"

اس پر سرکار دو عالم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ یہ ناپسند کرتا ہے۔ کہ ایک آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز بن کر بیٹھ جائے۔ سب کو کام کرنا چاہیئے اور کسی نہ کسی رنگ میں شریک کام ہونا چاہیئے۔" اب صحابہؓ کی کیا مجال تھی۔ کہ وہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کے بعد دم بھی مارتے۔

چنانچہ حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد جنگل میں تشریف لے گئے اور وہاں سے لکڑیاں جمع کیں اور پھر ان کا گٹھا باندھ کر لے آئے۔ اور یوں اپنی اُمّت کے ہر چھوٹے بڑے، حاکم و محکوم، افسر و ماتحت سب کے لئے اسوۂ حسنہ قائم فرما دیا۔

بیوی سے محبت کا ایک پہلو

ایک مرتبہ حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضورؐ کے ایک پڑوسی صحابی نے حاضر ہو کر حضورؐ کو دعوت طعام دی۔ حضورؐ نے اسے فرمایا۔ "میرے ہمراہ عائشہؓ (حضورؐ کی زوجۂ محترمہ) بھی جائیں گی۔" اس پر پڑوسی نے بڑی بے تکلفی سے حضورؐ سے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! اتنی گنجائش نہیں ہے۔" حضورؐ نے فرمایا "اگر اتنی گنجائش نہیں تو پھر تکلیف نہ کرو مجھے منظور نہیں۔" کچھ دن بعد پڑوسی دوبارہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پھر پہلے کی طرح حضورؐ کی خدمت میں دعوتِ طعام پیش کی حضورؐ نے پھر فرمایا "عائشہ بھی ہمراہ ہونگی۔" پڑوسی نے پھر معذرت کی۔ حضورؐ نے پھر دعوت ردّ فرما دی اور وہ چلا گیا۔

کچھ روز اور گزر جانے کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے پھر دعوتِ طعام پیش کی حضورؐ نے پھر فرمایا "اس شرط پر کہ عائشہ بھی میرے ساتھ چلیں گی" اس مرتبہ پڑوسی نے کہا "حضورؐ بخوشی منظور ہے" چنانچہ اس کے بعد دونوں مقدس مہمانوں نے پڑوسی کو اپنی میزبانی کا شرف بخشا۔

ناپسندیدہ آرائش

غزوہ تبوک سے کامیاب و کامران لوٹنے کے بعد اُم المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے مقدس شوہر صلّی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کی سلامتی اور کامیابی سے واپس لوٹنے کی خوشی میں اپنے گھر کو خوب سجایا اور دروازے پر ایک تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ لیکن جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے پر پہنچے تو حضورؐ کا چہرہ ناپسندیدگی سے متغیر ہو گیا۔ بیوی رضؓ بھی اپنے مقدس شوہرؐ کی بڑی مزاج شناس واقع ہوئی تھیں حضورؐ کے چہرے پر نظر گئی تو فوراً بھانپ گئیں اور حضورؐ سے عرض کیا۔ "حضورؐ قصور معاف ہو کیا مجھ سے کوئی خطا سرزد ہو گئی ہے" حضورؐ نے فرمایا "عائشہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس لئے دولت عطا نہیں کی کہ ہم اینٹوں اور پتھروں کو بھی مزیّن کرنے پر ضائع کریں۔"

بیوی سے مشورہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو کفار سے صلح نامہ کی بعض شرائط سے دلی طور پر کچھ اتفاق نہ تھا۔ اس لئے حضورؐ نے قربانی کے اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا تو ان کی طرف سے تعمیل میں تساہل یا تامل ہوا۔ یہ بڑا عجیب واقعہ تھا کہاں صحابہ کرامؓ کا یہ عالم کہ حضورؐ کے ایک اشارے پر جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے تھے اور کہاں یہ کیفیت۔ حضورؐ پریشانی کے عالم میں اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ اس سفر میں ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا حضورؐ کے ہمرکاب تھیں۔ آپؐ نے یہ سارا واقعہ ان سے بیان کیا۔

حضرت ام المومنینؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ آپؐ پریشان نہ ہوں آپؐ خاموشی سے باہر تشریف لے جائیں اور صحابہ کرامؓ کے سامنے اپنا قربانی کا اونٹ ذبح فرما دیں اور احرام اتارنے کے لئے اپنا سر منڈوا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ سلمہؓ کے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور باہر جا کر اپنی قربانی کا اونٹ لا کر تمام صحابہؓ کے سامنے ذبح فرما دیا۔ پھر کیا تھا خدا کے محبوب رسولؐ کے جاں نثاروں نے اپنے آقا کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں آناً فاناً اپنے اپنے اونٹ اور دیگر قربانیاں ذبح کر ڈالیں اور احرام کھول دیئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات میں مومن کا کردار

مکرم سید سلیم احمد شاہد صاحب ۔ کراچی

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مشکلات میں کیوں مبتلا کرتا ہے؟ دراصل مشکلات اور کٹھن حالات کی مثال ایسی اکیڈمی کی ہے جس میں زیر تربیت نوجوانوں کو نہایت کٹھن قسم کی ٹریننگ دی جاتی ہے ۔ ایسی اکیڈمی میں وہ ٹریننگ کا مقصد نوجوانوں پر ظلم نہیں ہوتا بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کے اندر کردار کی اعلیٰ خوبیاں اجاگر ہو جائیں اور ان کے اندر موجود کردار کی صلاحیتیں مزید نکھر جائیں ۔ اس لئے کہ انسان کے لئے کردار کی خوبیاں ہی ایسی چیز ہیں جو اسے انسانیت کے بلند مقام کی طرف لے جاتی ہیں ۔

کردار کی وہ اعلیٰ خوبیاں جو انسان کے اندر مشکلات کے دور میں پیدا ہوتی ہیں یا نمایاں ہوتی ہیں ۔ وہ خوبیاں خوشحالی اور بے فکری کے دور میں نہ پیدا ہوتی ہیں اور نہ ہی ظاہر ہوتی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے لئے ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے ان کو مشکلات کے کٹھن دور سے بھی گزارتا ہے ۔ ایسا کٹھن دور انسان کیلئے وہ کام کرتا ہے جو آگ سونے کو کندن بنانے کے لئے کرتی ہے یا جیسے خام لوہے کو اعلیٰ درجہ کا فولاد بنانے کے لئے انتہا درجہ کی تپش دی جاتی ہے جس قدر بہترین فولاد ہوگا اتنا ہی اسے شدید قسم کی آگ میں سے گزرنا پڑا ہوگا ۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں پر آنے والی مشکلات کئی قسم کی ہوتی ہیں ۔ کبھی دشمنوں کی مخالفت ، کبھی اپنوں کی مخالفت ، کبھی صحت کی خرابی ۔ کبھی جان کو خطرہ اور کبھی مال کو خطرہ ۔ اور کبھی غربت اور تنگی حال ۔ غرض طرح طرح کی مشکلات انسان کو زندگی کے مختلف ادوار میں گھیر لیتی ہیں ۔ یہ ساری مشکلات انسان کے اندر مخصوص قسم کے کردار کی اعلیٰ خوبیاں پیدا کرتی ہیں ۔ کچھ خوبیاں ایسی ہوتی ہیں جو دشمنوں کی دشمنی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں ۔ کچھ خوبیاں ایسی ہیں جو اپنوں کی مخالفت سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اسی طرح کچھ خوبیاں انسان کے اندر غربت کے حالات میں پیدا ہو جاتی ہیں جو خوشحالی میں کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتیں ۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمار ہوتے ہیں وہ کسی بھی قسم کی مشکلات آنے پر گھبراتے نہیں اور نہ خدا تعالیٰ کا گلہ و شکوہ کرتے ہیں

اس مضمون میں میں ان خوبیوں کا ذکر کروں گا جو مومن کے کردار میں مشکلات کے اس دور میں پیدا ہو جاتی ہیں جس دور کو غربت کا دور کہا جاتا ہے اور جو کہ عام لوگوں کے لئے تو زحمت ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے بندوں کے لئے رحمت ہوتا ہے ۔ غربت مومن کے اندر مندرجہ ذیل کردار کی خوبیاں پیدا کرتی ہے

صبر و قناعت و استقلال :

یہ وہ خوبی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے ۔ خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں اور پیغمبروں میں یہ خوبیاں انتہا درجہ کی ہوتی ہیں ۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکی دور میں خاص طور پر اور ساری زندگی میں عام طور پر ان اعلیٰ صفات کا مستقل اظہار فرمایا ۔ غربت مومن کے اندر یہ اعلیٰ خوبیاں پیدا کر دیتی ہے ۔ مالی تنگی میں لگاتار کم وسائل کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے یہ صفات مومن کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں ۔ مومن صبر و قناعت اور استقلال کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے ۔

قوت برداشت و سخت کوشی :

غربت بے شمار مشکلات کو جنم دیتی ہے یہ ساری مشکلات جب مومن کو چاروں طرف سے طوفان کی طرح گھیر لیتی ہیں تو ان کا مقابلہ کرنے کے نتیجہ میں اس کے اندر قوت برداشت کا قیمتی جوہر پیدا ہو جاتا ہے قوت برداشت کی صفت میں کوئی دولت مند کسی غریب مومن کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ اس لئے کہ وسائل کے نہ ہوتے ہوئے یا کم وسائل کی موجودگی میں زندگی بسر کرنا معمولی بات نہیں ۔ مومن باہمت اور سخت کوش ہوتا ہے ۔

جدوجہد کی صلاحیت :

غربت کی حالت میں مومن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر سست ہو کر نہیں بیٹھتا بلکہ وہ اپنی مشکلات پر قابو پانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے ۔ جدوجہد کرتا ہے وہ ایسی ہی جدوجہد کرتا ہے جیسی ایک تیراک اپنی جان بچانے کے لئے کنارے پر پہنچنے کے لئے کرتا ہے ۔ جن لوگوں کو آرام و آسائش کی زندگی میسر ہوتی ہے ان کے اندر جدوجہد کرنے کی صلاحیتیں یا تو بہت کم ہوتی ہیں یا سرے سے نہیں ہوتیں لہٰذا غریب مومن کے کردار میں یہ خوبی بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ مومن کی جدوجہد کے ذریعہ پہاڑ بھی راستے سے ہٹ جاتے ہیں ۔

حوصلہ مندی :

مومن حوصلہ مند ہوتا ہے اور غربت اس کے حوصلہ کو پست نہیں کرتی بلکہ اور بھی زیادہ کرتی ہے جب طرح طرح کی مشکلات اس پر حملہ آور ہوتی ہیں تو اس کا حوصلہ بلند ہو جاتا ہے اور وہ ان کا مقابلہ مردانہ وار کرتا ہے ۔ عام لوگ جب تھک کر بیٹھ جاتے ہیں مومن اس وقت بھی اپنے بلند حوصلہ کی وجہ سے زندگی کی دوڑ میں مصروف رہتا ہے وہ تھک کر دوڑ سے الگ نہیں ہو جاتا بلکہ اسی دوڑ کو آخرکار جیت لیتا ہے ۔ حوصلہ مندی میں کوئی بھی مومن کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

مضبوط اعصابی قوت :

کامیاب اور بڑے لوگ نہایت مضبوط اعصابی قوت کے مالک ہوتے ہیں ۔ ان حالات میں جبکہ عام لوگ اعصابی خلل کا شکار ہو جاتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے مشکلات کی تپتی ہوئی آگ میں گزر جاتے ہیں بلکہ اپنے ساتھیوں کے حوصلوں کو بھی بلند رکھتے ہوئے کامیابی کے راستے پر گامزن ہوتے ہیں ۔ یہ وہ قوت ہے جو انسان کے کردار کو اونچا رکھتی ہے مومن کے اندر یہ قوت غربت کا مقابلہ کرنے سے اور بھی بڑھ جاتی ہے اور مومن ہر قسم کے مشکل حالات میں پرسکون رہتا ہے

عزت نفس :

مومن انتہا درجے کا غیرت مند ہوتا ہے ۔ غیرت مندی ہی انسان کی عزت نفس کو قائم رکھتی ہے ۔ عام خوشحالی میں تو ہر کوئی طرح طرح کے موقعوں پر اپنی عزت نفس کو آسانی سے سنبھال لیتا ہے لیکن یہ بہت بڑے دل گردے کا کام ہے کہ مشکلات اور تنگی میں بھی انسان اپنی عزت نفس پر حرف نہ آنے دے ۔ گویا مشکلات میں بھی عزت نفس کو قائم رکھنا نہایت اعلیٰ درجہ کی صفت ہے جو کہ مومن کو میسر ہوتی ہے اور عام لوگ اس سے محروم ہوتے ہیں لیکن مومن انتہا درجہ کا غیرت مند ہوتا ہے

مندرجہ بالا صفات مومن کے کردار کو خوبصورتی بخشتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس کے علاوہ اعلیٰ درجہ کا انعام ہے جو اسے ملتا ہے لہٰذا اگر مومن پر کبھی زندگی میں غربت کا دور آ جاتا ہے تو وہ کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرتا ۔ کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ مشکلات کی تیز ہوائیں دراصل اسے اور اونچا اڑانے کے لئے چلتی ہیں ۔ سخت حالات میں زندگی بسر کرنا ہی اصل مردانگی ہے ۔ آرام و آسائش میں مسکرانا تو کوئی کمال کی بات نہیں ۔ حقیقت کردار تو اسی میں ہے کہ مشکلات نے انسان کو گھیرا ہوا ہو اور تب بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے حوصلے کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سچے مومن کی شان سب سے نرالی ہے اور آخرکار دنیا کے فرعون مومن کے قدموں میں جھک جاتے ہیں ۔ کردار کی بلندی اعلیٰ درجہ کی ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کے لئے ڈھال بن جاتا ہے ۔

یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ جس سے پیار کرتا ہے اسے ضرور مشکلات میں ڈالتا ہے

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

حسب فیصلہ مجلس شوریٰ لجنہ مرکزیہ صنعتی نمائش امسال جلسہ سالانہ کی بجائے اجتماع کے موقع پر لگائی جائے گی۔ اس کے لئے لجنات تیاری شروع کر دیں۔ اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ مقابلہ میں وہی چیزیں آئیں گی جن کے متعلق صدر کی تصدیق ہو کہ بازار سے خریدی ہوئی نہیں ہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے خود بنائی گئی ہیں۔

اپنے اپنے شہروں کی خاص مصنوعات مثلاً کوئٹہ کا شیشہ کا کام۔ اسی طرح اور شہروں کی خاص چیزیں بھی لائی جا سکتی ہیں۔ لیکن ایسی چیزیں مقابلہ میں شامل نہیں ہوں گی اور ان پر نمبر نہیں لگیں گے۔ بہت مہنگی اشیاء نہ لائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ سالانہ اجتماع لجنہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۷-۸-۹ نومبر ہیں جس کی تیاری کے سلسلے میں ابتدائی کام شروع کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن بہت کم لجنات کی طرف سے اجتماع کا چندہ موصول ہوا ہے۔ لجنات اس طرف فوری توجہ دیں اور اپنی اپنی ممبرات کے حساب سے اس بجٹ کو جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہفت روزہ اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کا ہفت روزہ اجلاس مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۰ء بروز اتوار مکرم قائد صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جس میں امیر صاحب جماعت احمدیہ فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ممبران عاملہ خدام الاحمدیہ دارالذکر۔ صدر صاحبان حلقہ اور دوسرے عہدیداران جماعت نے شرکت فرمائی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم میاں مبارک احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ قائد صاحب نے مرکزی تحریکات پیش کیں۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

گمشدہ رسید بک

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس سیالکوٹ شہر کی غیر استعمال شدہ رسید بک نمبر ۱۴۸۳۶ گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر کوئی مجلس چندہ ادا نہ کرے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرماویں

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحان منعقدہ ۲۳ مئی ۱۹۸۰ء کے پرچہ جات بعض مجالس کی طرف سے ابھی تک دفتر میں نہیں پہنچے۔ اس لئے نتیجہ میں تاخیر ہو رہی ہے۔ ناظمین جلد از جلد اطفال الاحمدیہ کی تجنید کے مطابق پرچہ جات حل کروا کر دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ اگست میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "جماعت سے خطاب" مقرر ہے۔ خدام مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) میری بیوی کے بھانجے عزیز ملک محمد صدیق اسٹیشن ماسٹر کوٹ رادھا کشن مقیم بادامی باغ لاہور ۲۲ جولائی کو حرکت قلب بند ہونے سے بعمر ۵۸ سال فوت ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

ان کا جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے ۲۳ جولائی کی صبح کو بعد نماز فجر پڑھا اور مرحوم کو ربوہ کے عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔

ابھی یہ صدمہ دور نہ ہوا تھا کہ ملک محمد صدیق مرحوم کا سب سے چھوٹا بھائی عزیز محمد خورشید اُلوظھبی سے ایک ماہ کی رخصت پر ۲۸ جولائی کو کراچی پہنچا۔ تو بھائی کی وفات کی خبر سن کر بعمر ۴۵ سال وہ بھی ۲۹ جولائی کی صبح کو انتقال کر گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

یہ دونوں لڑکے مکرم اخویم ملک مہاشہ فضل حسین صاحب مرحوم کے فرزند تھے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم دونوں کی مغفرت فرماوے اور دونوں کی بیویوں۔ بچوں اور دونوں بھائیوں اور بہن اور تمام لواحقین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا کرے۔ آمین ؛

(سید احمد علی۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد عبدالقادر صاحب مرحوم آف حیدرآباد دکن حال مقیم کراچی مورخہ ۶ اگست ۱۹۸۰ء کو بوقت ساڑھے نو بجے صبح کراچی میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ کراچی سے بذریعہ ٹرین ۸ اگست کو ربوہ لایا گیا اور اسی روز بعد نماز عصر مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ؛

(فضل احمد ۱۶/۱۷۰ نیڈل بی ایریا۔ کراچی)

نمایاں کامیابی

میری بچی مہ جبینہ قمر نے امسال مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں ہائی فرسٹ ڈویژن لے کر اپنے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔

(امۃ الحفیظ راحیلہ ایم۔ اے بی ایڈ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ۱۱۲ شمالی سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

٭ میرے تایا زاد بھائی چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ عرصہ قریب ڈیڑھ ماہ سے پیٹ کے درد میں جو مختلف اندرونی جسمانی عوارض کی وجہ سے ہے بیمار ہیں۔ اب درد کی انتہائی شدت کی وجہ سے ڈاکٹروں کی رائے میں آپریشن ناگزیر ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے عزیز بھائی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(غلام باری باجوہ آف چونڈہ حال دارالرحمت وسطی ربوہ)

٭ آج کل گوناگوں پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی گذارش ہے۔

(محمد ظہیر الدین احمدی۔ ٹی۔ ایس بک سٹال لاہور ۵)

٭ خاکسار کے ماموں اور ممانی شالیمار لاہور میں بیمار ہیں۔ نیز میری والدہ محترمہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ تمام مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرشید تبسم کارکن دفتر وقف جدید ربوہ)

٭ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نارووال اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب بٹ بوجہ بلڈ پریشر و شوگر علیل ہیں۔ ایک سال قبل بھی زیادہ تکلیف ہو گئی۔ پھر افاقہ ہو گیا اب پھر تکلیف بڑھ گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ شافی خدا انہیں کامل شفاء سے نوازے۔ آمین

(بشارت احمد محمود مربی سلسلہ نارووال)

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ ازراہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۴۸۹:-

میں فیروز دین ولد حسان صاحب قوم گجر پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن چیرناڑی ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۶ کنال زمین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ نیز ۶۰۰/- روپے سالانہ آمد زمین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- فیروز دین چیرناڑی ۴۰۵ گوئی ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر)

گواہ شد:- سید محمد ولد قیمہ سابق صدر جماعت گوئی ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر)

گواہ شد:- دین محمد چیرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

مسل نمبر ۲۲۴۹۰:-

میں محمد حسین شاہد ولد فیروز دین صاحب قوم گجر پیشہ تبلیغ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چیرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۲۲/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد حسین شاہد ولد فیروز دین صاحب سکنہ چیرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر، حال مربی سلسلہ چکوال ضلع جہلم۔

گواہ شد:- سید محمد ولد قیمہ چیرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

گواہ شد:- دین محمد چیرناڑی ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر)۔

مسل نمبر ۲۲۴۹۱:-

میں وسیمہ بیگم زوجہ محمد حسین صاحب شاہد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک تولہ سونا مالیتی ۱۸۰۰/- روپے (۲) ۲۰۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- وسیمہ بیگم اہلیہ محمد حسین شاہد مربی سلسلہ چکوال ضلع جہلم۔

گواہ شد:- محمد حسین شاہد مربی سلسلہ چکوال ضلع جہلم خاوند موصیہ

گواہ شد:- احمد خان منگا معلم وقف جدید بھون ضلع جہلم وصیت ۲۰۴۴۶

مسل نمبر ۲۲۵۰۰:-

میں ملک محبوب احمد ولد ملک غلام رسول صاحب قوم بوڑانہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک گروٹ ضلع سرگودھا حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۴/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ چالیس روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

العبد:- ملک محبوب احمد ولد ملک غلام رسول صاحب آف چوک گروٹ ضلع سرگودھا۔ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد:- ہدایت اللہ ناصر ولد چوہدری محمد ارشاد اللہ ناصر ہوسٹل وصیت ۲۲۳۶۲

گواہ شد:- عبدالمجیب ولد چوہدری عبدالکریم ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۰۱:-

میں لث رت احمد ناصر ولد چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۴/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- لث رت احمد ناصر ولد رشید احمد صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد:- ہدایت اللہ ناصر ولد چوہدری محمد ارشاد اللہ صاحب صدر موصیان ناصر ہوسٹل ربوہ وصیت نمبر ۲۲۳۶۲

گواہ شد:- عبدالمجیب ولد چوہدری عبدالکریم صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ وصیت نمبر ۲۳۱۱۰۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوچنگ کلاس برائے ایف ایس سی

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور، فیصل آباد کے زیر اہتمام ایف۔ ایس سی کے طلباء کے لئے کوچنگ کلاس اب عید الفطر کے بعد ۱۶ اگست سے نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق دوبارہ شروع ہوگی۔ اور انشاء اللہ موسم گرما کی تعطیلات کے آخر تک جاری رہیگی ایف۔ ایس سی کے طلباء کلاس میں شرکت کے لئے مورخہ ۱۶ اگست بروز ہفتہ صبح ۸ بجے ایوان محمود ربوہ میں پہنچ جائیں۔ ربوہ سے باہر کے احمدی طلباء بھی کلاس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن انہیں ربوہ میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

عبدالرشید زاہد۔ انچارج کوچنگ کلاس

ایم اے ایجوکیشن میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ تعلیم و تحقیق میں مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ ہو رہا ہے۔ بی۔ اے / بی ایس سی طلباء و طالبات داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں

۱۔ ایم۔ اے۔ ایجوکیشن (پرائمری)
۲۔ ایم۔ اے ایجوکیشن (سیکنڈری)
۳۔ ماسٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن (انڈسٹریل آرٹس)
۴۔ ماسٹر آف بزنس ایجوکیشن (بی کام طلباء بھی داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۳ اگست ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۹ اگست ۱۹۸۰ء۔

جو احمدی طلباء و طالبات یہاں داخلہ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ داخلہ فارم / پراسپکٹس وغیرہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

منور احمد نعیم کمرہ ۲۵۲ ہاسٹل نمبر ۲۔ نیو کیمپس۔ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور
(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے فوری طور پر کارکنان کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوری M.O. کو بھجوادیں۔

۱۔ ڈسپنسر ایک کوالیفائڈ (۲) بیلدار ایک
۳۔ جمعدار ایک (۴) جمعدارنی ایک

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب شادی

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم نثار احمد محمود ابن چوہدری رحمت اللہ صاحب آف گھسیٹ پور کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ رقیہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد شفیع صاحب آف بھاگووال ضلع فیصل آباد بتاریخ ۹ جولائی منعقد ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھسیٹ پور نے اسی روز بھاگووال میں کیا۔ اگلے روز گھسیٹ پور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

بشارت احمد محمود مربی سلسلہ نارووال ضلع سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ساتواں مرحلہ جاری ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ جو غلبہ دین خاتم الانبیاء کے منصوبوں میں سے ایک عظیم منصوبہ ہے کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جوبلی فنڈ کے وعدہ کنندگان کی توجہ اور یاد دہانی کے لئے گزارش ہے کہ ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اور اس کے چار ماہ گزر چکے ہیں۔ کیا آپ نے جائزہ لے لیا ہے کہ آپ کی ادائیگی ٹھیک ہو رہی ہے۔ اگر کمی ہے تو جلد پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

میں داخلہ

کالج ہذا کی گیارھویں جماعت (آرٹس پری انجنیئرنگ۔ پری میڈیکل گروپ) میں داخلہ برائے تعلیمی سال ۱۹۸۰ء ۔ ۸۱ء درج ذیل پروگرام کے مطابق ہوگا۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۸ اگست ۱۹۸۰ء ہے۔

داخلہ کے اہل امیدواروں کی فہرست لگانے کی تاریخ۔ ۲۰ اگست ۱۹۸۰ء

واجبات ادا کرنے کی تاریخ ۲۰-۸-۸۰ تا ۳۰-۸-۸۰ (روزانہ ۸ بجے تا ۱۲ بجے ماسوائے جمعہ)

داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا لازم ہوگا۔

۱۔ میٹرک کی اصل سند بعد میں واپس کر دی جائے گی۔
۲۔ میٹرک کی سند کی ایک تصدیق شدہ نقل
۳۔ سکول کی طرف سے جاری کردہ کیرکٹر سرٹیفکیٹ
۴۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی بورڈ سے میٹرک پاس کرنے کی صورت میں بورڈ ٹرانسفر سرٹیفکیٹ

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

کیورز CURES
کیا ہیں؟
• ان میں حیرت انگیز شفاء کیوں ہے؟
• پرانی ضدی امراض کیونکر ختم ہو سکتی ہیں؟
• آپریشن سے بچانے والے نسخے؟
• ان تمام معلومات کے لئے "کیورز ہومیو سسٹم" کا لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔
کیورز ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۴

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ ربوہ
چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵